مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمی
سید علی السیستانی دام ظلہ

کی نوجوان نسل کو اہم نصائح

أسم الكتاب : مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمی سید علی السیستانی دام کی
نوجوان نسل کو اہم نصائح

الناشر : العتبة العلوية المقدسة

المراجعة: شعبة التبليغ في قسم الشؤون الدينية

الطبعة: الأولى

سنة الطبع: ١٤٣٧ هـ - ٢٠١٦م

قياس : ١٠ × ١٥

عدد الصفحات : ٣٢

عدد النسخ : ١٠٠٠٠

الموقع الإلكتروني : www.imamali.net

البريد الإلكتروني : tableegh@imamali.net

موبايل : ٠٧٧٠٠٥٥٤١٨٦

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرجع عالی قدر حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی دام ظلہ کی خدمت میں خوشبوئے ادب سے لبریز معطر آداب و سلام !

ہمارا یونیورسٹی کے طلاب پر مشتمل ایک فورم ہے اور ہم معاشرے کے سرگرم رکن ہیں۔ ہماری آپ سے درخواست ہے کہ ہمیں ایسی نصیحت فرمائیں کہ جو اس دور میں ہمارے لئے مفید ہو اور معاشرے میں نوجوانوں کے کردار اور ذمہ داریوں کی نشاندہی کرے تاکہ وہ معاشرے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ اس کے علاوہ بھی ہم آپ سے دیگر ایسی نصیحتوں کے طلب گار ہیں جو آپ کی شفیق و کریم نگاہ میں نوجوانوں کے لئے مفید ہیں۔

عرض گذار

یونیورسٹی طلاب اور معاشرے کے سرگرم ارکان کی ایک جماعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی محمد وآلہ الطاہرین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں جتنی اہمیت اپنے ذاتی اور اپنے اہل و عیال کے مسائل کو دیتا ہوں اتنی ہی اہمیت میں اپنے عزیز نوجوانوں کے مسائل کو بھی دیتا ہوں لہٰذا میں اپنے عزیز نوجوانوں کو آٹھ ایسی نصیحتیں جو دنیا وآخرت میں سعادت کا سرچشمہ ہیں اور اللہ سبحانہ تعالی کی طرف سے اپنی مخلوق کو بھیجے گئے پیغامات اور اللہ کے دانا اور نیک بندوں کی وعظ ونصیحت کا خلاصہ اور میرے تجربات کا ماحصل اور میرے پورے علم کا نچوڑ ہیں۔

اللہ تعالی اور آخرت پر صحیح ایمان

پہلی نصیحت :

اللہ تعالی اور آخرت پر صحیح ایمان

اللہ تعالیٰ اور آخرت کی زندگی پر صحیح عقیدہ رکھنا ضروری ہے اس عقیدے پر واضح اور محکم دلیلوں کے آجانے کے بعد آپ میں سے کوئی بھی اس عقیدے میں کسی بھی حالت میں کوتاہی نہ برتے۔ اگر انسان اس کائنات کی باریکیوں کو دیکھے تو اس کائنات کی ہر چیزاللہ کی قدرت کا شاہکار ہے اور ایک قادر مطلق اور عظیم خالق کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور اسی بات کی طرف متوجہ کرنے کے لیے ذاتِ پروردگار نے انبیاء کے ذریعے مسلسل اپنے پیغامات بھیجے اور ان پیغامات میں یہ واضح کر دیا کہ اس دنیا کی حقیقت اس مرکز امتحان کی سی ہے جس میں وہ بندوں کی آزمائش کرتا ہے کہ کون زیادہ اچھا عمل انجام دیتا ہے۔

جو انسان اللہ کے وجود اور اخروی زندگی سے غافل ہو گا وہ اس زندگی کے حقیقی معنی، اس کے اور اس کے انجام سے بھی

غافل ہو جائے گا اور اس کی زندگی میں تاریکی چھا جائے گی۔
لہٰذا آپ میں سے ہر شخص اللہ کی ذات اور آخرت پر عقیدے کی حفاظت کرے اور اس کی اہمیت کے پیشِ نظر اسے اپنی عزیز ترین چیز قرار دے اور اپنے اس عقیدے کے بارے میں یقین اور اعتماد میں مسلسل اضافہ کرتا رہے یہاں تک کہ یہ عقیدہ اس کی ذات میں رچ بس جائے اور وہ بصیرت کی آنکھوں سے اس عقیدہ کی گہرائی کا مشاہدہ کرے جیسے رات کی تاریکی میں چلنے والا شخص صبح کو اپنی منزل پہ پہنچ کر سفر کی مشقت کے بعد منزل پر پہنچنے کی راحت کے لیے خوش ہوتا ہے۔

دینی کمزوری کا علاج

اگر انسان اپنی جوانی کے ابتدائی مراحل میں اپنے اندر دین کے متعلق کمزوری محسوس کرے، مثال کے طور پر وہ واجبات کی ادائیگی میں سستی کرنے لگے یا دنیاوی لذتوں کی خواہش اسے گھیر لے تو اس حالت میں بھی اسے اپنے رب سے رابطے کو بالکل ختم نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے

اس کے لیے اللہ کی طرف واپسی کا راستہ بہت مشکل ہو جائے گا۔ یہ بات جان لینا ضروری ہے کہ جو انسان طاقت و صلاحیت اور خیر وعافیت کے وقت جان بوجھ کر حکمِ خدا سے روگردانی کرتا ہے وہ بے چارگی اور ناتوانی کے وقت اسی ذاتِ باری کی طرف لوٹنے پر مجبور ہوتا ہے لہٰذا انسان کو جوانی کے اس مختصر عرصہ کے آغاز میں ہی یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ عنقریب کمزوری، ناتوانی، بیماری اور بڑھاپے کا مرحلہ بھی آنے والا ہے۔

خبردار اپنے اعمال و کردار کو شریعت کا رنگ دینے کے لیے شکوک و شبہات کی پیروی نہ کرو بلکہ صبر و تحمل کے ساتھ تحقیق کرنے کے بجائے ان کی پیروی کرکے، یا ناپختہ نظریات پر اعتماد کرتے ہوئے ان کی طرف کھنچے نہ چلے جاؤ، یا دنیا اور اس کی رنگینیوں سے دھوکا نہ کھاؤ، دین کے نام پر اپنے ذاتی مقاصد کو حاصل کرنے والوں کے ہاتھوں استعمال نہ ہوں اور تمہارے قدم ثابت شدہ اور ٹھوس عقائد کے مقابل شکوک و شبہات کی دلدل میں نہ پھسل جائیں۔

بیشک حق کی پہچان افراد کے ذریعے نہیں بلکہ افراد کی پہچان حق کے ذریعے ہوتی ہے۔

اچھے اخلاق کو اپنانا

دوسری نصیحت:

اچھے اخلاق کو اپنانا

ہر انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو اچھے اخلاق سے آراستہ و مزیّن کرے اچھا اخلاق دانائی، بصیرت، سوچ سمجھ کر کام کرنے، نرم اور دوستانہ برتاؤ، تواضع و انکساری، تدبیر، بردباری اور صبر وغیرہ جیسے بہت سارے فضائل کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور اچھا اخلاق ہی دنیا و آخرت کی سعادت کے اہم ترین اسباب میں سے ایک ہے۔ لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق کا مالک ہی اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اسی طرح قیامت کے دن جب لوگوں کے نیکیوں والے پلڑے ہلکے ہوں گے تو اس وقت اچھے اخلاق کے مالک کا پلڑا ہی حسنِ اخلاق کی نیکیوں سے بھاری ہوگا۔

لہٰذا آپ میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین، اہل و عیال، اپنی اولاد، اپنے دوستوں اور دیگر سب لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آئے۔ اگر آپ کو اپنے اندر کوئی اخلاقی کمزوری نظر آئے تو اپنی ذات سے کوتاہی اور چشم پوشی کا رویہ اختیار نہ کریں بلکہ اپنی ذات کا محاسبہ کریں اور دانائی و دانشمندی کے ساتھ اسے منزلِ مقصود کی طرف جانے والے سیدھے راستے پر لے آئیں۔ اگر آپ اپنے اندر موجود اپنی ذات کو سدھارنے میں ناکامی کا سامنا کرتے ہیں تو بھی آپ کو مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ آپ ایسی صورت میں داخلی تبدیلی کے رونما ہونے تک ظاہری طور پر ہی اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتے رہیں کیونکہ جو انسان کسی قوم کی عادات کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے وہ انہی میں سے شمار ہوتا ہے جو اپنے اندر تبدیلی لانے کی کوشش میں ناکامی کے باوجود ظاہری طور پر اچھے اخلاق کو اپناتا ہے وہ اللہ کی نگاہ میں اس شخص سے زیادہ اجروثواب کا حقدار ہے جو فطرتاً اور طبیعتاً اچھے اخلاق کا مالک ہے۔

اپنے شعبہ میں مہارت اور اسپیشلائیزیشن (تخصص)

تیسری نصیحت:

اپنے شعبہ میں مہارت اور اسپیشلائیزیشن (تخصص)

نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے شعبہ اور فن میں مہارت حاصل کریں، اس میں اسپیشلائزیشن (تخصص حاصل) کریں، اپنے شعبہ میں مسلسل جدوجہد کریں اور اس میں خوب محنت کریں کیونکہ ایسا کرنے میں بہت سی برکتیں انسان کے شامل حال ہو جاتی ہیں ایک تو اس کا وقت مصروفیت میں گزرتا ہے، دوسرا وہ اپنے فن اور پیشہ کے ذریعے رزقِ حلال کما کر اپنے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے۔ تیسرا وہ اسی مہارت اور تخصص کے ذریعے معاشرے کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ چوتھا وہ اپنے اسی فن اور پیشہ کی بدولت فلاح وبہبود اور رفاہی کاموں میں حصہ لیتا ہے۔ پانچواں وہ اپنے شعبہ میں مسلسل کام کرنے سے بہت سے تجربات سے گزرتا ہے جو اس کی ذہانت کو میزد تیز کرتے ہیں اوریہی تجربےاسے ترقی

کی راہ پر گامزن کرتے ہیں۔ چھٹا وہ اپنی محنت اور مہارت کے بل بوتے پرہی رزقِ حلال کما سکے گا کیونکہ مال و دولت کے حصول میں جتنی زیادہ مشقت اٹھائی جاتی ہے تو وہ مال اتنا ہی حلال و با برکت ہوتا ہے اور اللہ تعالی بھی اس شخص کو پسند فرماتا ہے جو کہ رزقِ حلال کے حصول کے لیے محنت اور کوشش میں لگا رہتا ہے جبکہ اس کے بر عکس بے کار بیٹھنے، اپنے اوقات کو کھیل کود اور فضول کاموں میں صرف کرنے اور روزگار کے لیے کوشش نہ کرنے کی وجہ سے دوسروں پر بوجھ بننے والے کو اللہ تعالیٰ کبھی پسند نہیں فرماتا۔

لہٰذا آپ کی جوانی کسی نہ کسی فن میں مہارت یا کسی میدان میں اسپیشلائزیشن کے بغیر نہ گذر جائے کیونکہ اللہ نے جوانی میں ایسی روحانی و جسمانی قوتیں رکھی ہیں کہ جن کے بل بوتے پر انسان اپنی باقی زندگی کے لیے سرمایہ اکٹھا کر سکتا ہے لہٰذا ان روحانی و جسمانی قوتوں کو بے کار اور فضول کاموں میں ضائع نہ کریں۔

پس ہر شخص اپنے شعبہ، فن اور مہارت کو اہمیت دے تاکہ وہ اس میں کمال حاصل کر سکے اور اپنی صلاحیتوں کو مزید بڑھا سکے۔ جس چیز کو آپ نہیں جانتے اس کے بارے میں بات نہ کریں اور جس کام میں آپ کو مہارت حاصل نہیں ہے اسے انجام نہ دیں۔ اگر آپ سے ایسا کام کہا جائے جسے انجام دینے کی آپ قدرت و صلاحیت نہیں رکھتے یا اگر آپ کو ایسے موضوع کے بارے میں بات کرنے کا کہا جائے جس کو آپ نہیں جانتے تو اس کی انجام دہی اور اس کے متعلق گفتگو کرنے سے معذرت کر لیں یا پھر جو اس معاملہ میں آپ سے زیادہ مہارت رکھتا ہے اس کی طرف رجوع کریں کیونکہ یہ آپ کے لیے زیادہ فائدہ مند اور لوگوں کے اعتماد کو حاصل کرنے کا بہترین موقع ہے۔

آپ اپنے کام اور ذمہ داری کو مکمل لگن، پورے اہتمام، ذوق و شوق اور دل جوئی سے انجام دیں اور اس محنت کا مقصد ہر جائز و ناجائز ذریعہ سے مال و دولت کو جمع کرنا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ حرام کی کمائی میں برکت نہیں ہوتی۔ جو ناجائز

طریقے سے مال و دولت اکٹھا کرتا ہے اللہ تعالی اس کو ایسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے جس میں وہ پریشانیوں، مشکلات، مشقت اور امتحان میں پھنس کر نہ چاہتے ہوئے بھی اپنا سارا مال و دولت خرچ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مالِ حرام سے دنیا میں کوئی بھی بے نیازی حاصل نہیں کرسکتا اور یہی مالِ حرام آخرت میں اس کے لیے وبالِ جان ہو گا۔

اپنے شعبہ کی اخلاقیات پر عمل پیرا ہوں

کسی بھی شعبہ میں کام کرنے والے انسان اور صاحبِ فن کو اپنے اور دوسرے لوگوں کے درمیان اپنے آپ کو میزان و معیار بنا لینا چاہیے لہٰذا اسے چاہیے کہ جس طرح سے وہ اپنے لیے کام کرتا ہے اور جس طرح وہ دوسروں سے اپنے لیے کام کروانا چاہتا ہے بالکل اسی طرح سے وہ دوسروں کے لیے کام کرے اور جس طرح سے وہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لطف واحسان کا سایہ ہمیشہ اس پہ قائم رہے اسی طرح سے اسے بھی دوسروں کے ساتھ ہمیشہ نیکی اور بھلائی

کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

اپنے فن اور پیشے کے قواعد و ضوابط اور اخلاقیات کی پابندیو پاسداری کریں۔ ایسے گھٹیا طریقوں کا سہارا نہ لیا جائے جن کے ظاہر ہونے سے آپ کا سر شرم سے جھک جائے۔ پس صاحبِ فن و مہارت اور دیگر کام کرنے والوں کو یہ جان لینا چاہیے کہ وہ جن کے لیے یہ کام کر رہے ہیں ان کی طرف سے اپنے کام پر امین ہیں لہٰذا ان کے خیر خواہ بنیں اور لا شعوری طور پر بھی خیانت سے اجتناب کریں کیونکہ خدا کی ذات دیکھ رہی ہے اور آپ کے ہر فعل کی نگرانی کر رہی ہے اور جلد یا بدیر آپ اللہ کی ذات سے اپنے عمل کی سزا ضرور پائیں گے کیونکہ نگاہِ خدا میں خیانت بہت بُرا عمل ہے اس کے اثرات خطرناک ہیں اور انجام بھی بہت بھیانک ہے۔

ڈاکٹروں کیلئے نصیحت

تمام صاحبانِ فن و مہارت میں سے ڈاکٹروں کو ان نصیحتوں کو سب سے زیادہ اہمیت دینی چاہیے۔ کیونکہ ڈاکٹر حضرات معاشرے کا وہ طبقہ ہیں جن کا تعلق لوگوں کی جسم و جان

سے ہے ۔ انہیں اپنے تمام امور (اپنے کام میں خیانت ،ناجائز طریقے سے کمائی وغیرہ) کے انجام دینے کے سلسلے میں دوسروں کی نسبت زیادہ محتاط رہنا چاہیے کیونکہ ان برے کاموں کو انجام دینے کا نتیجہ بری عاقبت ۔بے شک با بصیرت آنکھیں آنے والے کل کو دیکھنے والی ہیں۔

ارشادِ خداوندی ہے: (ترجمہ) "ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے، جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں، اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیتے ہیں تو کم کر دیتے ہیں، کیا یہ لوگ نہیں سوچتے کہ وہ اٹھائے جائیں گے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کاارشاد گرامی ہے" اللہ تعالیٰ یہ بات پسند کرتا ہے کہ جب تم کوئی کام کرو تو اسے محکم اور پختہ طریقے سے انجام دو"۔

یونیورسٹی کے طلاب اور اساتذہ کو نصیحت :

یونیورسٹی کے طلاب و اساتذہ اپنے اپنے شعبہ میں مہارت حاصل کریں تعلیمی مراکز اور خاص طور پر میڈیکل کے مراکز

تعلیم کے میدان میں ایک نئے باب کا آغاز ہیں آپ کی تعلیم و علاج معالجہ میں مہارت عصر حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق ہو بلکہ یونیورسٹی کے طلاب اور اساتذہ کو چاہیے کہ وہ مفید علمی ابحاث، جدید ترین تحقیقات کے ذریعے علوم کو مزید ترقی دیں اور بقدر امکان دیگر بڑے علمی مراکز کے شانہ بشانہ کھڑے ہو جائیں اور ان علمی تحقیقات میں دوسروں کی شاگردی سے اپنے آپ کو بلند کریں فقط ان کے بنائے ہوئے آلات اور مشینری کو استعمال کرنے پر فخر و مباہات نہ کریں ۔بلکہ نئی تحقیقات کو پروان چڑھانے میں اپنا مؤثر کردار ادا کریں جیسا کہ ان کے آباو اجداد گزشتہ زمانے میں نئی نئی تحقیقات میں دوسری اقوام کی قیادت کرتے نظر آتے تھے ۔ترقی کی راہ میں ایک امت کو دوسری امت پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔ جو نوجوان طالبِ علم ذہانت کی وجہ سے دوسروں سے امتیازی حیثیت کے حامل ہیں اور ان میں ذہانت کے آثار بھی نمایاں ہیں تو پھر اساتذہ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان کے اندر چھپی ہوئی صلاحیت و قابلیت

کو پروان چڑھائیں اگرچہ وہ معاشرے کے کمزور طبقے سے ہی کیوں نہ ہوں۔اساتذہ ان کی ایسے ہی مدد کریں جیسے وہ اپنے بچوں کی مدد کرتے ہیں ،یہاں تک کہ وہ علم کی اعلیٰ منازل طے کر لیں ۔ جب ایسے لوگ اعلیٰ تعلیم یافتہ بن کرمعاشرے میں کام کریں گے تو نہ صرف اس کارِخیر کا ثواب آپ کو ملے گا بلکہ آپ کا معاشرہ اور آپ کی نسلیں اس سے فائدہ بھی اٹھائیں گی۔

اخلاقی اقدار کی پابندی

چوتھی نصیحت:

اخلاقی اقدار کی پابندی

ہر مؤمن کو چاہیے کہ اپنے آپ کو اخلاقی قدروں کا پابند بنائے اور برے اخلاق سے اجتناب کرے۔ ہر سعادت و خیر کی بنیاد اخلاقی اقدارپر ہیں اور ہر بد بختی و مصیبت کا سرچشمہ بری صفات ہیں ،سوائے ان کے کہ جن سے اللہ اپنے بندوں کی آزمائش لیتا ہے۔ارشاد قدرت ہے: (ترجمہ) "جو مصیبت بھی تم پہ آتی ہے وہ خود تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) تو بہت سی باتوں سے در گزر کرتا ہے"۔

اپنا محاسبہ، اپنی نگاہوں کی طہارت اور چال چلن میں عفت و پاکیزگی، گفتگو میں صداقت، صلہ رحمی، امانتداری، وعدوں کی پابندی، حق میں پختگی ودور اندیشی، پست اقدام اور گھٹیا چال چلن سے خود کو دور رکھنا یہ تمام صفات بلند اخلاق کی علامات ہیں۔

تعصب کرنا، جلد مشتعل ہونا، لہو و لعب پر مبنی حرکات

کرنا، دکھاوا کرنا، تونگری کے وقت اسراف کرنا، فقر و فاقہ کے وقت تجاوز کرنا، آزمائش کے وقت شکوہ کرنا، دوسروں کی، خاص طور پر کمزوروں کی توہین کرنا، اموال کو ضائع کرنا، کفرانِ نعمت کرنا، گناہ کو ذریعۂ عزت قرار دینا، ظلم و سرکشی میں تعاون کرنا اور جو کام نہ کیا ہو اس پر مدح و سرائی کا طالب ہونا قابل مذمت صفات اور عادتیں ہیں۔

نوجوان بچیاں اور پاکدامنی

میں نوجوان بچیوں کو پاکدامنی کی تاکید کرتا ہوں۔ اگر وہ پاکدامنی کے معاملے میں احتیاط نہیں برتیں گی تو معاشرے میں صنفِ نازک ہونے کے سبب اس کا سب سے زیادہ نقصان خود انہیں ہی اٹھانا پڑے گا۔ وہ ہرگز جھوٹی ہمدردی سے دھوکہ نہ کھائیں۔ چند لمحوں کے ان ناجائز تعلقات کی دلدل میں ہرگز نہ گریں (معصومؑ کے بقول) جن کی لذت ختم ہو جائے گی اور اس کے برے اثرات اور پشیمانی ہمیشہ باقی رہے گی۔ نوجوان لڑکیوں کو اپنی سعادت و بھلائی پر مشتمل زندگی کے بنیادی اسباب کے علاوہ

کسی اور چیز کے متعلق فکر نہیں کرنی چاہیے۔ بے شک وہ خاتون باوقار خاتون ہے جو اپنی شخصیت و متانت اور پاکدامنی کی خود حفاظت کرے۔ اپنے وجود، آمدورفت اور چال چلن میں حیاء کا پیکر ہو اور ہمیشہ اپنی زندگی کے معاملات، اپنے کاموں اور بالخصوص حصولِ علم میں مگن رہے۔

شادی سے کنبے کی تشکیل

پانچویں نصیحت:

شادی سے کنبے کی تشکیل

مؤمن کو چاہیے کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے شادی اور اولاد کے ذریعے اپنی فیملی کی تشکیل کو اہمیت دے کیونکہ شادی انسان کے لیے انس اور لذت کا موجب ہے اور انسان کو اس کے کام میں سنجیدگی پر ابھارتی ہے۔ وقار اور احساسِ ذمہ داری کا باعث بھی ہے تو بوقتِ ضرورت اپنی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کا موجب بھی۔ جبکہ بہت سارے ناجائز اور پست خیالات سے انسان کو محفوظ رکھنے کا سامان مہیا کرتی ہے۔

یہاں تک مروی ہے کہ جس نے شادی کی اس نے اپنے آدھے دین کو محفوظ کر لیا۔شادی زندگی کا ایک لازمی حصہ ہے اور اس کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے ۔شادی فطرتاً نفسِ انسانی میں ودیعت کر دی گئی ہے جو کوئی بھی انسانی فطرت سے الگ ہونا چاہتا ہے وہ مشکلات میں پھنس جاتا ہے سستی و کاہلی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ آپ میں سے کوئی بھی اس بات سے خوفزدہ نہ ہو کہ شادی کرنے سے غربت کا شکار ہو جائے گا کیونکہ خدا نے شادی کے اندر ایسے رزق کے اسباب پوشیدہ کر رکھے ہیں جن کے بارے میں انسان سوچ بھی نہیں سکتا، لہذا آپ میں سے ہر شخص جس سے وہ شادی کرنا چاہتا ہے اس کے اخلاق، دین اور اصل کردار کو دیکھے اور ظاہری حُسن و جمال کو بہت زیادہ اہمیت نہ دے ۔کیوں کہ جب حقیقی زندگی اور اس کی آزمائشیں کھل کر سامنے آئیں گی تو پھر ظاہری حُسن و جمال کی شکل میں جو دھوکہ و فریب تھا اس سے پردہ اٹھ جائے گا۔ خاتون کے صرف ظاہری حسن و جمال و خوبصورتی کی وجہ سے شادی

کرنے سے احادیث میں منع کیا گیا ہے۔ یہ جان لینا چاہیے جس نے کسی خاتون سے اس کے دین و اخلاق کی وجہ سے شادی کی خدا اس شادی کے ذریعے اس کے لیے برکت کے دروازے کھول دے گا۔

خواتین کی ملازمت اور خاندان کی تشکیل

خواتین اور ان کے شرعی سرپرست (باپ، دادا) کو چاہیے کہ وہ ملازمت کو کنبے کی تشکیل پر ترجیح دینے سے اجتناب کریں کیونکہ شادی سنت مؤکدہ ہے اور ملازمت نوافل و تکملہ کی مانند ہے۔ ملازمت و نوکری کی خاطر شادی کو ترک کردینا دانائی نہیں ہے اور جو اپنی جوانی کے ابتدائی خوبصورت ایام میں اس بات سے غافل ہوگیا عنقریب اسے ندامت و پشیمانی سے واسطہ پڑے گا۔ جب کَفِ افسوس ملنا اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا اور زندگی کے تجربات اس بات کے بہترین شاہد ہیں۔

بچیوں کے شرعی سرپرست کی ذمہ داری

بچیوں کے شرعی سرپرست کے لیے جائز نہیں کہ جو رسم و رواج اللہ نے لازم نہیں قرار دیئے ان کے سبب اپنی بچیوں

کے راستے میں دشواریاں یا رکاوٹیں کھڑی کرے ۔جیسے حد سے زیادہ حق مہر کا مطالبہ، اپنے چچا زاد یا کسی قریبی رشتہ دار یا سادات وغیرہ کے رشتہ کا انتظار کرنا کیونکہ ان رسوم و رواج میں ایسی برائیاں ہیں جن کو وہ نہیں جانتے ۔ یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ نے باپ دادا کو بچیوں پر صرف اس بات کے لیے سرپرست بنایا ہے کہ وہ نصیحت کریں اور ان کی بھلائی کا سوچیں اور ان کے خیر خواہ ہوں۔ جس نے کسی بچی کے ساتھ بھلائی نہ کی اور اس کی زندگی کو اجیرن بنادیا وہ ایسے دائمی گناہ کا مستحق ہوا کہ ساری زندگی اپنی بوئی ہوئی اس فصل کو کاٹے گا اور اس کی تکلیف کو بھی سہتا رہے گا۔ جبکہ ایسا کرکے اس نے اپنے اوپر جہنم کے دروازے بھی کھول لیے ہیں۔

لوگوں کے فائدے اور نیکی کے کاموں کی کوشش کرنا

چھٹی نصیحت:

لوگوں کے فائدے اور نیکی کے کاموں کی کوشش کرنا

ہر مومن مؤمن کو چاہیے کہ نیکی اور فائدے کے کام کرنے کی کوشش کرے اورلوگوں کے نفع ونقصان کا خیال رکھے۔ خاص طور پر وہ کام جو یتیموں، بیواؤں اور محروموں کی فلاح وبہبود سے تعلق رکھتے ہیں، انہیں انجام دینے میں کوتاہی نہ کرے ۔اس لیے بھی کہ یہ امور ایمان میں اضافے، تہذیبِ نفس اور انسان کے پاس موجود نعمتوں کی پاکیزگی اور خیر وبرکت کا باعث ہیں ۔ یہی کام شان و شوکت کو حاصل کرنے کا راستہ اور نیکی و تقویٰ میں تعاون کا بہترین طریقہ۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی خاموش آواز، نظامِ حکومت اور مصالح عامہ کی حفاظت پر مامور افراد کی مدد کا باعث اور معاشرے کو ترقی کی راہ پر گامزن رکھنے کا سبب بھی ۔

یہ فلاحی کام ہی دنیا میں خیر و برکت اور آخرت کا سرمایہ بھی

ہیں۔ خدا ایسے معاشرے کو پسند کرتا ہے جس کے افراد ایک دوسرے کی کفالت و مدد کرنے والے ہوں اس طرح کہ وہ اپنے بھائیوں اور عام لوگوں کے دکھ سکھ کو اہمیت دیتے ہوں اور جس طرح وہ اپنی ذات کے لئے نیکی و بھلائی کو پسند کرتے ہیں اسی طرح اپنے بھائیوں کے لئے بھی نیکی و بھلائی کو پسند کرتے ہوں۔

(نیچے سے اوپر لایا گیا ہے)

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان کا ذائقہ نہیں چکھ سکتا جب تک اپنے مومن مؤمن بھائی کے لئے وہی کچھ نہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور اپنے مومن بھائی کے لئے وہی کچھ ناپسند کرے جو کچھ وہ اپنے لئے ناپسند کرتا ہے"۔

ارشاد خدا وندی ہے (ترجمہ) " اگر ان بستیوں کے لوگ ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان کی برکتوں کے دروازے کھول دیتے"۔

ایک اور جگہ ارشاد رب العزت ہے (ترجمہ) " اور اللہ کسی

قوم کا حال یقیناً اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلیں"۔

آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرمان ہے "جس نے اچھی سنت کی بنیاد ڈالی اسے اس اچھی سنت کا ثواب ملے گا اور اس اچھی سنت پر جو عمل پیرا ہوگا اس کا اجر بھی اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جائے گا"۔

دوسروں کے امور کا ذمہ دار اپنی ذمہ داری کو بہترین انداز میں ادا کرے

ساتویں نصیحت:

دوسروں کے امور کا ذمہ دار اپنی ذمہ داری کو بہترین انداز میں ادا کرے.

ہر شخص اپنی ذمہ داری کو بہترین انداز میں ادا کرے۔یہ اس کے اپنے کنبے کی ذمہ داری ہو یا معاشرے کے امور کی ذمہ داری ہو۔ والدین کو اولاد کے ساتھ اور شوہر کو اپنے اہل خانہ سے نیک سلوک سے پیش آنا چاہیے اگرچہ کسی مقام میں احتیاط و دوراندیشی کی ضرورت بھی پڑے تو حکمت

و دانائی سے کام لےاور کنبے اور معاشرے کی حفاظت کے لئے ان پر تشدد اور سختی سے اجتناب کرنا چاہیے ۔ تادیب جسمانی مار پیٹ یا ناموزوں الفاظ پر ہی منحصر نہیں ہے بلکہ ان کے علاوہ بھی کچھ اصول اور تربیت کے طریقے ہیں جو تلاش کرنے سے مل جاتے ہیں۔ ہر شخص ماہرین تربیت اور دانا لوگوں کے مشورے سے تربیت کے اصول معلوم کر سکتا ہے ۔یہ بات اکثر مشاہدے میں آئی ہے کہ اکثر اوقات جس بری عادت کو درست کرنا مقصود ہوتا ہےتو سختی کی وجہ سے الٹا اس کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور اسی سختی کی وجہ سے اس کی زندگی کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ ہر اس طریقے میں کوئی بھلائی نہیں جو ظلم کا موجب ہو اور غلطی کا علاج غلطی سے کرنے میں بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔

سرپرست حضرات کو خیر خواہی کرنے اور خیانت نہ کرنے کی نصیحت

جس شخص کو معاشرے کے کاموں میں سے کسی کام کی ذمہ داری دی جائے اسے چاہیئے کہ اسے اہمیت دے ۔ اپنے

ماتحت کام کرنے والوں کو خیر خواہی کی نصیحت کریں اپنی ذمہ داریوں کو ہر صورت میں ادا کریں بالخصوص جہاں کوئی دیکھنے والا نہیں ہے ان میں انہیں دھوکہ مت دیں۔ کیونکہ خدا تمہارے اور اس کے امور کا نگران ہے اور عنقریب بروز محشر ان سے کڑا سوال کرے گا ۔ صاحبِ اختیار حضرات لوگوں کے اموال کو ناجائز طریقے سے خرچ نہ کریں اور کوئی ایسا فیصلہ نہ کریں جس میں لوگوں کی بھلائی و خیر خواہی نہ ہو۔ کسی گروہ یا جماعت کی تشکیل کے لئے اپنے منصب کا ناجائز استعمال نہ کریں نہ کچھ گروہوں کی بعض دیگر پر پردہ پوشی کریں ۔ جبکہ ناجائز منافع و مشکوک اموال کو آپس میں نہ بانٹیں۔ نہ ہی دوسروں کو ان کے مقام سے ہٹا دیں وہ مستحق ہیں یا جن سہولیات کے وہ مستحق ہیں ان سے انہیں محروم رکھیں ۔ پس صاحبان اختیار کو چاہیئے کہ وہ سب کے لئے ایک جیسا کام کریں وہ قریبی افراد یا کسی پر احسان کرنے کے لئے اپنے منصب ومرتبہ کو استعمال نہ کریں۔عہدہ ذاتی حقوق کی ادائیگی کے لیے نہیں ہے کیونکہ اپنی انفرادی ذمہ

داریوں کو قومی خزانے سے انجام دینا ظلم و فساد کا باعث بنتا ہے۔ اگر تمہارے لئے کسی مقام پر کسی کو ترجیح دینا ممکن و جائز ہو تو اس کمزور شخص کو ترجیح دو جس کی کوئی سفارش نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی پشت پناہ ہے اور اس کے حق کے لینے میں اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اس کا مددگار نہیں ہے۔ کوئی شخص اپنے عمل کی توجیہ و تاویل دین یا مذہب سے کرنے کی ہرگز کوشش نہ کرے کیونکہ دین و مذہب کی بیناد عدل، احسان، امانت داری جیسے سچے اصولوں پر قائم ہے۔ ارشاد خدا وندی ہے کہ (بتحقیق ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل دے کر بھیجا ہے اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کیا ہے تاکہ لوگ عدل قائم کریں) اور امام علی علیہ السلام نے فرمایا (میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے کئی بار سنا کہ کسی قوم کو اس وقت تک عزت و عظمت مل سکتی ہے جب تک اس میں کمزور کا حق طاقت ور سے نہ لے لیا جائے) جس نے اپنے نفس کی عمارت کی بنیاد اس کے

مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمی سید علی السیستانی دام کی نوجوان نسل کو اہم نصائح

علاوہ ڈالی گویا اس نے اپنے نفس کو پست و گھٹیا اور جھوٹی امیدوں سے مزین کیا۔ تمام عالم بشریت سے زیادہ عدل کی امامت کے حق دار نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، امام علی علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام شہید کربلا ہیں اور ان کے بعد جو ان کے فرمودات پر عمل کرنے والے، اور ان کی سیرت کی پیروی کرنے والے ہیں۔ پس لوگوں کے امور کے ذمہ داران کو چاہیے کہ وہ امام علی علیہ السلام کے اس خط کا باقاعدگی سے مطالعہ کریں جو انہوں نے حضرت مالک اشترؓ کو لکھا تھا جب انہیں مصر کا والی مقرر کیا گیا تھا کیونکہ یہ خط عدل و امانتداری کے اصولوں کا جامع نمونہ ہے۔ یہ خط حکمرانوں اور ان کے علاوہ ہر شخص کے لئے اس کی اپنی حالت کے اعتبار سے مفید ہے۔ کوئی بھی شخص جسے ذمہ داری سونپی گئی ہو اگر اس کا مطالعہ کیئے ہوئے ہوگا تو اس کے لئے فائدے کا باعث ہوگا۔

ہر شخص روحِ علم سے آراستہ ہو اور حکمت و معرفت کو پروان چڑھانے کی فکر کرے۔

آٹھویں نصیحت:

ہر شخص روحِ علم سے آراستہ ہو اور حکمت و معرفت کو پروان چڑھانے کی فکر کرے۔

ہر شخص اپنی زندگی کے تمام مراحل و حالات میں اپنے آپ کو روحِ تعلم سے آراستہ کرے اور حکمت و معرفت کو پروان چڑھانے کی فکر کرے۔ ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے کاموں، عادات و اطوار میں سوچ بچار کرے۔ اپنے ارد گرد رونما ہونے والے واقعات اور اس کے نتائج میں غور وفکر کرے تاکہ ہر روز اس کے علم، تجربے، اور شان و شوکت میں اضافہ ہو۔ یہ زندگی ایسا مدرسہ ہے جس کے کئ گوشے ہیں اور بہت گہری جڑیں ہیں جس میں انسان علم و معرفت اور مہارت کے حصول سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ انسان کے ہر فعل و عمل میں ہدایت کی نشانیاں اور عبرتیں ہیں۔ ہر رونما ہونے والے واقعہ میں ایک پیغام ہےاور اس میں غور

و فکر کرنا اس کی روح ہے ۔غور و فکر کرنے والے کے لئے یہ امور روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتے ہیں کہ ان ظاہری واقعات کی بازگشت کس طرف ہوتی ہے۔ جو وعظ و نصیحت ان روز مرہ واقعات کے ساتھ مناسبت رکھتی ہیں یہ واقعات ان کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ پس کوئی شخص بھی علم، معرفت، مہارت سے بے نیاز نہیں رہ سکتا یہاں تک کہ اپنے رب کریم سے جا ملے۔ جس شخص کی بصیرت جتنی زیادہ ہوگی اللہ تعالیٰ اسے مزید خطاؤں و لغزشوں سے بے نیاز کر کے حقائق کی معرفت عطا کر دے گا۔ ارشادِ خدا وندی ہے کہ (ترجمہ) "اور جسے حکمت دی جائے گویا اسے خیرِ کثیر دیا گیا ہے" خدا وند عالم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہا (اور کہہ دیا کریں : پروردگارا میرے علم میں اضافہ فرما)

تین کتابوں سے محبت علم کا باعث ہے

انسان کو چاہیے کہ وہ ان تین کتابوں سے مانوس ہو تا کہ اس کی سوچ بچار، فکر اور علم و معرفت میں اضافہ ہو۔

ایک قرآن کریم ۔ قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق کی جانب آخری پیغام تھا جو اللہ تعالیٰ نےان کی طرف بھیجا تاکہ عقل انسانی کے اندر چھپے ہوئے خزانوں کوآشکا یا ظاہر کر سکے۔ اسی کے ذریعے حکمت کے سرچشموں کو رواں کرنے کے اسباب مہیا کرے اور اسی کے ذریعے سخت دلی کو نرمی میں بدل دے۔ خدا وند عالم نے اپنی کتاب میں کئی واقعات کو بطور ضرب المثل کے بیان کیا ہے۔ پس انسان کو اس کتاب کی تلاوت ترک نہیں کرنی چاہیے اور دورانِ تلاوت اپنے اندر یہ احساس پیدا کرے کہ اللہ تعالیٰ اسی سے گفتگو کر رہا ہے اور وہ اسے سن رہا ہے ۔ پس خدا وندِعالم نے اپنی کتاب کو تمام عالمین کے لئے پیغام کے طور پر نازل کیا ہے ۔

دوسری نہج البلاغہ۔ نہج البلاغہ اکثر مقامات پر قرآن کے مضامین و ارشادات کی ایسی بلیغ شرح ہے جو انسان میں سوچ بچار، تفکر، نصیحت اور حکمت کی روح پھونکتی ہے۔ پس انسان کو فرصت یا فراغت کے اوقات میں نہج البلاغہ کے مطالعہ کو ترک نہیں کرنا چاہیے اور نہج البلاغہ کے

مطالعہ کے دوران انسان کو یہ احساس کرنا چاہیے کہ امام علی علیہ السلام جس سے خطاب کر رہے ہیں وہ ان میں سے ایک ہے۔ جیسا کہ وہ یہ آرزو کرتا ہے کہ کاش امام علیہ السلام اسے خطاب کرتے۔ پس انسان کو چاہیے کہ امام علیہ السلام کے اُس خط کو اہمیت دے جو امام علیہ السلام نے اپنے فرزند امامِ حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو لکھا تھا۔ کیوں کہ اُس خط میں اِس قسم کی غرض و غایت بیان کی گئی ہے۔

تیسری صحیفہ سجادیہ: صحیفہ سجادیہ یہ وہ کتاب ہے جو بلاغت سے بھری دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ اس کے مضامین کا سرچشمہ قرآن کریم ہے۔ صحیفہ سجادیہ میں وہ دروس ہیں جو انسان کی عملی زندگی میں ہونے چاہیے۔ جیسے، دل میں وسوسہ پیدا کرنے والے خیالات کا حل، افکار، بلند خیالی، محاسبہ نفس، اس کو مورد نقد و اشکال قرار دینے اور نفس کے اندر پوشیدہ خصلتوں اور اسرار کو جاننے کا طریقہ ہے خاص طور پر دعائے مکارم اخلاق۔

نتیجہء فکر:

ان نصائح پر عمل یا کم از کم ان پر عمل کرنے کی کوشش یہ آٹھ نصیحتیں زندگی اور اس کے بنیادی ارکان کے لئے اصولِ استقامت ہیں۔ یہ فقط انسان کو جھنجھوڑنے یا یاد دہانی کے سوا کچھ نہیں ہے ۔کیونکہ جو بھی انسان ان نصائح پر عمل پیرا ہے وہ اپنے آپ کو حق کی نورانی راہ، حقیقت کی روشنائی، فطرت کی پاکیزگی عقلی شواہد اور زندگی کے تجربات کی راہوں میں پاتا ہے اور انہی نصیحتوں پر گامزن رہنے کے لیے الٰہی پیغامات میں اور با بصیرت افراد کے ارشادات میں تاکید کی گئی ہے۔ پس ہر شخص کو چاہیے کہ وہ ان نصائح پر عمل کرے یا عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے۔ خاص طور پر وہ نوجوان جو اپنی جسمانی ونفسانی طاقتوں اور صلاحیتوں کے ابتدائی مراحل میں ہیں اور یہ طاقتیں اور صلاحیتیں اس کی زندگی کا اصل سرمایہ ہی ہیں۔ جو شخص بعض نصیحتوں کو درک نہ کرسکے یا ان نصیحتوں کا خیال نہ کرے تو اسے جان لینا چاہیے کہ تھوڑے پر عمل کرنا اس سارے عمل کو ترک

کرنے سے بہتر ہے۔ جبکہ بعض کو پا لینا سب کو چھوڑنے سے بہتر ہے۔ خداوندِعالم نے ارشاد فرمایاہے کہ (ترجمہ) "اور جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی وہ اسے بھی دیکھ لے گا" میں (سید علی السیستانی) دعاگو ہوں کہ خدا آپ کو ایسی توفیق عطا فرمائے جو آپ کو سعادت اور دنیا و آخرت میں راہ مستقیم پر گامزن کر دے۔ بے شک وہی توفیق دینے والا ہے۔

28ربیع الاول /1437ھ